131621 - بیٹی کے مہر سے اشیاء کی فہرست سے دستبردار ہونا سستی و کاہلی تو نہیں کہلاتا

سوال

میں مساجد میں درس دیتا اور لوگوں کو تبلیغ دین کا کام کرتا ہوں، اکثر مساجد میں شادی اور مہر میں آسانی کرنے کے متعلق بات کی، اب ايك نوجوان جو دینی اور اخلاقی اعتبار سے سلیم ہے نے میری بیٹی کا رشتہ مانگا تو میں نے اللہ سے اجروثواب کی نیت کرتے ہوئے اس سے بیٹی کا نکاح کر دیا، اس نوجوان نے مجھے بھی منقولات کی فہرست لکھنے کا کہا، لوگوں کی عادت ہے کہ ان منقولات میں بہت زیادتی کرتے ہیں جن اشیاء کی بنا پر اکثر نوجوان شادی نہیں کر پاتے.

چنانچہ میں نے فہرست لکھتے ہوئے کہا: میں کسی بھی چیز کی تحدید نہیں کرتا، اور اس میں درج ذیل آیت کریمہ لکھ دی: اللہ کا فرمان ہے:

تو اگر تم میں سے کوئی کسی پر اعتماد کرے تو وہ جس کے پاس امانت رکھی گئی ہے وہ اس کی امانت کو واپس کر دے، اور اللہ تعالی جو کہ اس کا پروردگار ہے سے ڈرے اور اس کا تقوی اختیار کرے، اور تم گواہی مت چھپاؤ، اور جو کوئی بھی گواہی چھپائيگا تو اس کا دل گنہگار ہے، اور جو بھی تم عمل کر رہے ہو اللہ تعالی ان کا خوب علم رکھنے والا ہے .

میرے پیارے بیٹے میں نے تمہیں اپنی بیٹی کا امنتدار بنایا ہے، تو کیا تم اس کے گھر کی امانت نہیں رکھو گے، اللہ سبحانہ و تعالی سے میری دعا ہے کہ تمہارے مابین دائمی محبت و مودت اور رحمت پیدا فرمائے، اور تم دونوں کو بھلائی و خیر میں جمع رکھے.

میرا بھائی مجھے کہنے لگا: تم نے اپنی بیٹی کے حق میں کوتاہی سے کام لیا ہے، تو کیا میں نے جو کچھ کیا ہے وہ واقعی بیٹی کے حق میں کوتاہی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (12572) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ شریعت مطہرہ مہر میں آسانی و تخفیف لائی ہے، اور اسی میں خاوند اور بیوی دونوں کی مصلحت و فائدہ پایا جاتا ہے.

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ وعلیہ وسلم کا فرمان ہے:

" سب سے بہتر نکاح آسانی والا نکاح ہے "

اسے ابن حبان نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3300) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایك دوسری روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" سب سے بابرکت وہ عورت ہے جس خرچ کے اعتبار سے آسان ہو "

مسند احمد حدیث نمبر (24595) اسے حاکم نے صحیح قرار دیا اور امام ذہبی نے اس کی تصدیق کی ہے، اور عراقی " تخریج احادیث الاحیاء " میں اس کی سند کو جید قرار دیتے ہیں.

آپ نے معاملات میں آسانی پیدا کرنے کی دعوت دے کر بہت اچھا کام کیا ہے، اور آپ نے اپنی بیٹی کے ساتھ جو سلوك کیا وہ بھی بہت اچھا ہے، اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے لیے اجروثواب اور آپ کی بیٹی کے لیے سعادت و خوشبختی اور توفیق لکھ دے.

اور مہر بیوی کا حق ہے اور اسے حق ہے کہ مہر سے جو بھی چاہے اس سے دستبردار ہو سکتی ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم عورتوں کو ان کے مہر خوشدلی کے ساتھ دو اور اگر وہ اس میں سے اپنی خوشی سے کچھ ہبہ کر دیں تو تم اسے خوشدلی کے ساتھ کھاؤ النساء (4).

اور جب عورت شروع میں ہی اپنے گھر والوں کی راہنمائی کی بنا پر مہر میں تخفیف کر دے تو وہ بہت اچھا کام کرتی ہے.

آپ کا یہ فعل سستی و کوتاہی شمار نہیں کیا جائیگا اور آپ کو اس پر نادم نہیں ہونا چاہیے، آپ نے اللہ سبحانہ و تعالی سے اجروثواب چاہا ہے، اور معاملہ بالکل ایسا ہی ہے جیسا آپ نے اشارہ بھی کر دیا، کہ مہر مقید کرنے سے نہیں، بلکہ اعتبار تو خاوند کی اصلاح کا ہے، اس لیے اگر خاوند نیك و صالح ہو تو پھر مہر تھوڑا ہونے کا کوئی نقصان نہیں، اور اگر خاوند ہی صحیح نہ ہو تو پھر جتنا بھی مہر زیادہ ہو اسے روك نہیں سکتا.

آپ معاملہ اللہ تعالی کے سپرد کرتے ہوئے اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی اپنے نیك و صالح بندوں کی حفاظت فرماتا، اور اپنے نیك عمل کرنے والے اپنے اولیاء کی تکریم فرماتا ہے.

اور نیك و صالح اور اولیاء کی بہتر زندگی کی ضمانت دیتے ہوئے بہتر بدلہ دینے کا وعدہ کر رکھا ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

جس كسى نے بھى نيك و صالح عمل كيے چاہے وہ مرد ہو يا عورت اور وہ مومن ہو، تو ہم اسے اچھى زندگى ديں گے، اور جو وہ عمل كرتے رہے ان كا بہتر بدلہ اور اجر ديں گے النحل (97).

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور جو كوئى بھى اللہ كا تقوى اختيار كرتا ہے اللہ تعالى اس كے ليے نكلنے كى راہ بنا ديتا ہے، اور اسے روزى بھى وہاں سے ديتا ہے جہاں سے اس كا وہم و گمان بھى نہيں ہوتا، اور جو كوئى اللہ پر توكل كرے تو اللہ عالى اس كے ليے كافى ہو جاتا ہے، يقينا اللہ تعالى اپنا كام پورا كر كے رہےگا، يقينا اللہ تعالى نے ہر چيز كے ليے ايك اندازہ مقرر كر ركھا ہے ا لطلاق (2 - 3).

آپ كے ليے پہلے نيك و صالح لوگ جنہوں نے شادى ميں آسانى پيدا كيں بہترين نمونہ ہيں، ان ميں كچھ تو ايسے بھى تھے جنہوں نے اپنى بيٹى كو تيار كر كے خاوند كے ليے پيش كر ديا اور شادى كے معاملہ ميں خاوند پر كوئى بھى بوجھ نہيں ڈالا.

ہمارى اللہ سبحانہ و تعالى سے دعا ہے كہ وہ ہميں اور آپ كو توفيق سے نوازے اور ثابت قدم ركھے.

واللہ اعلم .